رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۰

ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرض کو بجا لانے والا صرف اکیلا اخبار

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے عہ
ششماہی عہ
امراء سے امتیازی قیمت صہ
ایسے حضرات کے اسمائے گرامی اخبار کے سرپرستوں کی فہرست میں لکھے جائینگے اسکے علاوہ جو کچھ عنایت کریں وہ عطیہ تصور ہوگا۔

۱۷ اپریل ۱۹۰۸ء

KHILAFAT LIBRARY

مقاصد

(۱) اس
مذاہب
(۲) آر
اسلام
(۳) الزامات
سے بدلائل عقلی
(۴) حضرت با
صاحبان میں
(۵) گورنمنٹ

کا ذکر بیان کرنا اور دیگر
قیقت بیان کرنا
ائیوں کے حملوں سے
لو اسلام کے منور چہرہ
رنا۔
مدعلیہ کی تعلیم کو سکھ
ں اسلام کی دعوت دینا
اہی

جلد ۹ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ ووڈوان | نمبر ۱۴

حضرت میر حامد شاہ صاحب کا پہلا خط

حضرت میر حامد شاہ صاحب جنہیں نور سے خاص محبت ہے
لکھتے ہیں کہ۔ برادرم مکرم جناب شیخ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ۔ نور کی وسعت اشاعت کے متعلق آپ کی تحریریں بڑی زور سے نکل رہی ہیں اور باوجود کوئی دقیقہ تحریک اٹھا نہ رکھنے کے ابھی خاطر خواہ حرکت نہیں ہوئی۔ سکھوں اور آریوں کے لئے نور کی روشنی بہت ہی بابرکت ہے اور اس پر کسی احمدی کو کلام نہیں ہے کہ آپ کی معلومات ان ہر دو مذہب کے مقابلہ میں جو کام کر سکتے ہیں وہ دوسرے مجاہدین سلسلہ سے ممکن نہیں۔ پھر بھی خدا جانے کیوں جماعت اس اخبار کی اشاعت بڑھانے میں ہاتھ نہیں بڑھاتی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اس جلسہ میں خاص تحریک فرمائی۔ میرا خود بھی یہ خیال خاص ہے کہ آپ کے وجود سے احمدی قوم میں کی خدمت کا کام جہاں تک ممکن ہو آپ کی ہر ایک وقت رفع کیے نے اور قوم کے ذی مقدور بزرگ مجموعی اتفاق سے آپ کی امداد کی سبیل پیدا کریں وسعت اشاعت اخبار کے ذریعہ کے علاوہ قوم کی توجہ ایک ایسی رقم مہیا کر دینے پر ہونی چاہیے جس سے آپ کو اپنے مقاصد دینی میں فراغت حاصل ہو۔ میرے خیال میں کم سے کم پانچسو روپیہ بالفعل آپ کی امداد کے واسطے جمع ہونا چاہیئے تاکہ آپ کے معلومات سے بذریعہ رسائل مختلف سکھوں اور آریوں کو آگاہ کیا جائے اور پھر ان رسائل کو ذی مقدرت احباب بہ تعداد مناسب خرید کر مفت تقسیم کریں اور اسی طرح پر سلسلہ چلتا رہے اور اخبار کی اشاعت بھی ترقی ہو جائے اگر احباب عہ عہ روپیہ یکدم دیدیں تو پانچسو کی تعداد یکدم جمع ہو جاتی ہے خدا کرے کہ قوم کو توجہ ہو جائے اور ایسا کچھ سبب ہو جائے اس بارے میں خود بھی کوشش کرونگا اور احباب سیالکوٹ کو توجہ دلاؤنگا امید ہے کی رقم اپنی بھی

حضرت میر حامد شاہ صاحب کا دوسرا خط

حضرت میر حامد شاہ صاحب جو نور کی بہتری کے لئے اپنے سینہ میں خاص درد رکھتے ہیں اپنے دوسرے گرامی نامہ میں فرماتے ہیں۔

اخویم مکرم جناب شیخ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں دعا کر رہا ہوں۔ کہ جو تحریک قوم میں میری تحریر کے ذریعہ آپ نے اخبار میں کی ہے۔ وہ کامیاب ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ اس کو بار آور کرے اور ہمارے کمزوریوں کو محض اپنی رحمت سے اپنے پاک نام کی طفیل دور فرمائے اور قوم کے اہل وسعت اصحاب اس آواز پر جو محض سلسلہ احمدی کے ذریعہ دنیا میں صداقتوں کو ظاہر کرنے کے لئے جو منجانب اللہ قائم ہوا ہے ایک ہمدرد خادم قوم کی قلم سے نکلی ہے توجہ کریں اور وہ فرض جواب تک بطور قرض ان کے ذمہ چلا آتا ہے اس کے ادا سے سبکدوش ہونے کا فخر حاصل کریں۔ میں نے آپ کا یہ پرچہ جس میں آپ نے یہ تحریک کی ہے سیالکوٹ کے احباب میں ایک دوست کی معرفت دائر کیا ہے میری باتوں کی شنوا احباب میں سے ایک بھائی نے مجھ سے اتفاق کیا ان کے نام آپ پرچہ نوردی ۔ پی کر دیں۔ وہ اس تحریک میں بھی آپ کی امداد کا وعدہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک بھائی کو توفیق دے ۔ اور ایسا ہو کہ جلد آپ کے اخبار کے کالم ایسے پچاس ہم دردوں کے اسمار گرامی سے مزین نظر آویں سلسلہ میں سنگرڈن ایسے مخلص ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ انکو متوجہ کر دے تو وہ آپ کو اس فکر سے نجات دینے کا باعث ہو سکتے ہیں۔ بہر حال میں تو آپکے لئے دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ غیب سے کوئی ایسا ذریعہ پیدا

شائع کروں گا اگر مناسب سمجھیں تو اسے نوٹ کے ساتھ میری اس تجویز کا اعلان کریں شائد عام تحریک قوم میں پیدا ہو جائے ۹ ۱۸/۱۲ خاکسار میر حامد شاہ ۔

نور کے غریب خریداروں کے چند خطوط

KHILAFAT LIBRARY

اگر نور اسوقت تک زندہ ہے تو محض اللہ کے فضل اور چند غربا کی دردبھری دعاؤں کے طفیل جو دھیمے دھیمے قدمے سہمے نور ہمدردی کا دم بھرتے ہیں ایسے کہ مفرماؤں پر نور جسقدر بھی فخر کرے کم ہے جناب منشی علام حیدر صاحب پٹواری راہوالی سے لکھتے ہیں :-

مکرم جناب شیخ صاحب ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اخبار نور کے جو مضامین خریداری بڑھانے کے لئے آپنے لکھے ہیں انکو پڑھکر جوش پیدا ہوتا ہے اور افسوس ان لوگوں پر ہے جو وقت پر نہ پہنچنے کی شکایت کرتے ہیں کیا انکو معلوم نہیں کہ آپ بیکار تو نہیں بیٹھے ہوئے مہینے کتنی دفعہ مجبور نہیں کہ آپکی مدد کے لئے ایک آدمی چاہیئے اور اپنے دل میں یہ سوچا کہ اگر میں کسی قابل ہوتا تو ضرور جناب کی خدمت کرنے کو حاضر ہو جاتا میں حیران ہوں کہ آپ گھر کے کاروبار کے علاوہ آپ عموماً سفر کی مصیبت اٹھا کر مخالفین اسلام کا مقابلہ کرتے ہیں اور پھر اخبار کی اشاعت کا کام بھی کرتے ہیں جو جو مشکلات ایسے کاموں میں آجکل پیش آرہی ہیں وہ ایک باریک بین نگاہ میں مشکلات کا پہاڑ پیش کرتی ہیں اشاعت دین کا کام معمولی کام نہیں ہے تمام دنیا کے کاموں سے مشکل ہے آپکو تو دنیا کے کل کاروبار سے فارغ ہونا چاہیئے اور راتدن اشاعت دین کا کام مدنظر ہونا چاہیئے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ آپ مشکل میں پڑے ہوئے ہیں اخبار کی اشاعت بہت کم ہے اگر دوست توجہ کریں۔ تو اشاعت بڑھ سکتی ہے اور آپکی مشکلات دور ہو سکتی ہیں دعا ہے کہ اللہ کریم اپنے فضل سے آپکی امداد کرنے والے دوست پیدا کر دے آمین ثم آمین سابو محمد شریف اور ملک قائم علی صاحب کے نام اخبار جاری کرنے کے لئے عرض کی تھی اگر انہوں نے قیمت ادا کرنے میں سستی کی میں خود قیمت ادا کر دونگا عاجز کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آئندہ زندگی قادیان میں رہکر بسر کرنیکی توفیق بخشے آمین

جناب منشی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ کھنڈہ سے لکھتے ہیں :-

نمبر (۲) مکرمی شیخ صاحب ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کارڈ مطبوعہ پڑھا اور پمفلٹ نور کی خریداری کے لئے جناب نے ارشاد فرمایا ہے سو مجھے بڑی خوشی سے اسکی خریداری منظور ہے اور لطف یہ کہ ہمیشہ کے لئے میں انشاء اللہ نور کا خریدار ہونگا خواہ مجھے زیر باری بھی کیوں نہ ہو مجھے ہر وقت نور کی ضرورت ہے افسوس ان لوگوں پر جو نور کی شعاعوں سے دور رہکر غفلت کی نیند سو رہے ہیں اے بہی خواہان ملت کیوں نور آپکو پسند نہیں اگر اسلم ہو کر بھی نور سے نفرت ہے تو پھر تو رونے کا مقام ہے نور میں اسی حالت میں رہ سکتے ہو جبکہ نور کی خریداری کے لئے ہمہ تن تیار ہو جاؤ ہمت درکار ہے پیسے دینے والا مولا کریم ہی خیال فرماویں کہ جسکو عالم میں نور ملجائے اس سے زیادہ سعادتمند کون ہوگا میں ایک عیالدار آدمی ہوں ۱۵ تنخواہ ملتی ہے لیکن قریباً قادیان شریف کی ہر اخبار کا خریدار ہوں ایک پیسٹ کے لئے مجھے اخبار سے علیحدگی ماہی بے آب کے دیتی ہے افسوس ان لوگوں پر جس کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی ہے اگر احمدی قوم میں نور اور فضل کی ضرورت نہ ہو تو اور کس کو ہوگی اپنے گریبانوں میں منہ ڈالکر دیکھو کہ کدھر جا رہے ہیں قومی اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہے شیخ صاحب آپ نہ گھبرائیں فضل ایزدی آپکا حامی ہو خریداری صرف ایک بہانہ ہے مہینے دی پہلی کو نور کا وصول کر لیا ہی امید ہے پہنچیگا ہوگا۔

(نمبر ۳) جناب مستری غلام نبی صاحب سیالکوٹ سے لکھتے ہیں :-

جناب شیخ صاحب! جس وقت میں آپکے پرچہ میں دیکھتا ہوں کہ آج اتنے وی - پی گئے اور اتنے واپس آگئے جسوقت آخری فقرہ زبان پر آتا ہے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ ایسا پرچہ کہ تمام ہندوستان کے جو غیر مذاہب کے پرچے ہیں انکی تردید کرتا ہے تردید ہی نہیں بلکہ ان کے آگے سچا دین اسلام پیش کرتا ہے جو خدا کے نور سے پُر نور ہے وہ اسلام ہی ہے اے خدا تو سب کو اسلام جیسا پر نور بخش آمین اے مولا کریم تو محمد یوسف جیسے انسان پیدا کر کہ جس سے لوگ پُر نور کی طرف رہنما ہوں آمین شیخ صاحب میں آپکی بڑائی کے واسطے نہیں کہتا میں تو ایمان سے کہتا ہوں کہ آپکے دل میں جتنی اسلام کے پھیلانے کی تڑپ ہے آپ بھی محبت میں مسیح موعود کے سچے خادموں میں سے ہیں جنکا دل ہر وقت اسلام کے پھیلانے میں لگا رہتا ہے خدا آپکے کام میں برکت کرے۔ آمین

نور کے امیر و کبیر خریدار کا ایک خط

یہ مکرم و معظم بزرگ جنکا آج خط درج کرنیکا مجھے بجا فخر ہے مجھکو کہا کی جاگیر کے مالک ہیں اور ہزارہا روپیہ ماہوار کی آمدن رکھتے ہیں آپکے نام تین سال سے اخبار جاری ہے ۲۰ مارچ کو دفتر نور کی طرف سے جناب کے نام ایک عریضہ لکھا گیا کہ تین سال کی قیمت جناب کی طرف واجب الوصول ہے اسلئے یکم اپریل کو جناب کے نام تین سال کی قیمت کا وی پی کیا جائیگا۔ ۳۱ مارچ کو جناب کے پرائیویٹ سکرٹری کی طرف سے ہمیں حسب ذیل گرامی نامہ پہنچا جو درج ذیل ہے :-

"مکرمفرمانبردہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مجھے عالیجناب . . . . . سے یہ حکم ملا ہے کہ میں آپکو اطلاع دوں کہ آپ وی - پی اخبار نور تین سال کا روانہ نہ فرماویں اگر آپکو وی پی کرنا ہی منظور ہے اور اخبار برابر وقت پر روانہ کر سکتے ہیں تو ایک سال کے لئے اخبار کا وی پی کر سکتے ہیں اس سے زیادہ نہیں اور اخبار وقت پر روانہ کیا جاوے"

یہ گرامی نامہ ہمارے کسی حاشیہ کا محتاج نہیں ہے جب کسی قوم کے بُرے دن آتے ہیں تو قومی درد اور ہمدردی حس مر جاتی ہے دو تین سال ہوئے کہ ایک سکہ اخبار کی دو ہزار کی ضمانت ہوئی۔ تو اسکے ایک ہی فرد نے جو تھا اسے امیر کبیر کا پاسنگ بھی نہیں دو ہزار روپیہ نکالکر دیدیا۔ مگر دوسری طرف ایک امیر و کبیر مسلم خریدار ہے تین سال کی قیمت کا مطالبہ جو بہر حال واجب الوصول ہے مگر جواب ملتا ہے تین سال کا نہیں ایک سال کا وی پی کرو اور وہ بھی اس شرط پر کہ پرچہ باقاعدہ پہنچاؤ۔

خیر ہم اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ایک سال کی قیمت ادا کرنے کے لئے فرمایا۔ اگر یہ بھی نہ دیتے۔ تو

ہمارا کیا زور تھا ؟

آہ ع

ہمارے بھی ہیں مہربان کیسے کیسے۔

پادری براؤن صاحب کو چیلنج

مجھے اپنے دوست شیخ عبد الغفار صاحب تاجر کتب حیدر آباد دکن کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں پادری براؤن صاحب فرماتے ہیں کہ انگلستان میں کوئی مسلمان نہیں ہوا اور ہماری رپورٹیں محض جھوٹ ہیں اسپر شیخ صاحب نے مجھے لکھا ہے کہ میں اپنی رپورٹوں کی تصدیق میں انہیں چند نو مسلموں کی دستخطی تحریریں بھجواؤں۔ جو وہ پادری صاحب کو دکھلا سکیں سو میں نے شیخ صاحب کے لکھنے کے مطابق چار نو مسلموں کی تحریریں بھجوا دی ہیں جو عاجز کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ہیں مگر ممکن ہے کہ پادری صاحب ان تحریروں کو بھی جعلی کہدیں اسواسطے میں پادری صاحب موصوف کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ ہماری صداقت کے آزمانے کے واسطے مفصلہ ذیل دو طریقوں میں سے کوئی ایک طریق اختیار کریں۔ **اوّل** - پادری براؤن صاحب اس تصدیق کیواسطے خود انگلستان تشریف لاویں انکا کرایہ جہاز درجہ دوم و خرچ خوراک مناسب انجمن ترقی اسلام قادیان ادا کریگی یہاں پہنچکر پادری صاحب ہمارے مہمان ہونگے اور ہم انہیں نو مسلموں سے ملائینگے اور ہر طرح سے تصدیق کرا دینگے اگر اسلامی مشنریوں کا راستباز ہونا اپر کھلیجائے تو پادری صاحب دین اسلام کو قبول کریں اور اگر اسلام قبول نہ کریں تو ہمارا سب خرچ واپس دیں اور بعوض خرچ مبلغ ایکہزار پونڈ ہمارے لنڈن مشن کو ادا کریں اور اگر ہم تصدیق نہ کرا سکیں تو تمام روپیہ جو پادری صاحب پر خرچ ہو وہ واپس نہ لیا جاویگا اور اسکے علاوہ مبلغ ایکہزار پونڈ میں پادری صاحب کو دینے کا ذمہ دار ہونگا۔ اور علاوہ اسکے اس مشن کے کام کو چھوڑ دونگا۔ **دوم** - اگر پادری صاحب خود نہ آسکیں تو کسی اور پادری کو جو لنڈن میں ہو۔ اس کام کے واسطے اپنا نمائندہ مقرر کریں۔ اس صورت میں انکو سفر خرچ نہ لیگا۔ لیکن باقی تمام شرائط کے فریقین پابند ہونگے۔ اور اس امر کے متعلق سکرٹری صاحب ترقی اسلام قادیان کے ساتھ خط و کتابت کریں تاکہ جلدی بات طے ہو جائے ۱۳ مارچ ۱۹۱۸ء

محمد صادق عفا اللہ عنہ - سٹار سٹریٹ ایجور روڈ لنڈن ڈبلیو نمبر ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار نور

قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۱۰ء

کلاس والہ میں آریہ سماج سے مباحثہ

اُسوقت تک آریہ سماج بیشک مسلمانوں کے منہ آسکتی تھی جب تک مسلمان اُن کے اصلی لٹریچر یعنی ہندی وغیرہ سے ناواقف تھے مگر وہ آدمی جو ہندی جانتا ہو اور آریہ سماج کی کتب پر نظر ہو۔ اسکے ساتھ آریہ سماج کا مقابلہ پر آنا کارے دارد والا معاملہ ہے اپنی طرف سے اسوقت تک آریہ سماج نے بڑی ہوشیاری سے کام لیا کہ اس نے اردو میں ترجمہ نہ کیا کیونکہ ستیارتھ پرکاش کی اکثر تصانیف کا اردو میں ترجمہ نہ کیا کیونکہ ستیارتھ پرکاش کے اردو ترجمہ سے اس نے کافی تجربہ حاصل کیا تھا کہ یہ راہ کانٹوں سے پُر ہے۔

مگر مسلمانوں نے اسوقت تک بہت سستی سے کام لیا جو ہمت کر کے ہندی کو نہ پڑھا حالانکہ اگر مسلمان ہمت کرتے تو ہندی کا پڑھنا کچھ بھی مشکل نہ تھا مگر اب کچھ مسلمانوں کو ہندی پڑھنے کا خیال پیدا ہوا ہے اور آریہ سماج نے بھی اپنی کمزوری کو محسوس کرنا شروع کیا ہے چنانچہ آریہ سماج نے کلاس والہ میں اپنی کمزوری کو کما حقہ محسوس کیا پہلے روز ۱۲ مارچ کو جو خاکسار ایڈیٹر نور کے ساتھ پنڈت مینا ناتھ کا مباحثہ ہوا تو آریہ سماج کا پہلو بیں کمزور رہا اور آریہ سماج میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ کوئی سناتنی پنڈت ایڈیٹر نور کی بیٹھ ٹھونک رہا ہے چنانچہ دوسرے روز آریہ سماج کے مناظر نے اپنی مدد کے لئے ایک سناتنی پنڈت کو جسے ویدوں کا عالم کہا جاتا تھا اپنے ساتھ بٹھلایا گیا جو ویدوں سے آریہ مناظر کو حوالہ جات بتلاتا رہا اگرچہ کل روئیداد کا قلمبند کرنا بہت مشکل ہے مگر مختصر ہدیہ ناظرین کیجاتی ہے

شری سوامی دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش کے چودھویں سمولاس میں فرماتے ہیں کہ جس طرح دوسرے لوگ اگر تم سے دشمنی کریں تو وہ تمکو برے لگتے ہیں اسی طرح اگر تم ان سے دشمنی کروگے تو ان کو برے لگوگے پس دشمنی کی بنا پر دوسروں کو قتل کرنا یہ موذی لوگوں کا کام ہے کیونکہ یہ سخت طرفداری اور خود غرضی کی تعلیم ہے پھر اسی سمولاس میں ہی آگے چلکر لکھتے ہیں۔ جس کتاب میں یہ لکھا ہو کہ جو تمہارے مذہب کو نہ مانے اسے قتل و غرق کردو یہ تعلیم کوئیں میں ڈالنے کے قابل ہے

KHILAFAT LIBRARY

جس کتاب میں یہ لکھا ہو کہ جو تمہارے مذہب کو نہ مانے اسے قتل کردو۔ ایسی کتاب کوئیں میں ڈالنے کے قابل ہے" گویا سوامی دیانند صاحب نے کسی کتاب۔ یا تعلیم کے پرکھنے کے لئے ہمارے ہاتھ میں یہ ایک کسوٹی دی ہے اب ہم اس کسوٹی پر ویدوں اور ستیارتھ پرکاش کو پرکھ کر دیکھتے ہیں کہ سوامی دیانند صاحب کی پیشکردہ کسوٹی پر ویدوں اور ان کی اپنی ہی بنائی ہوئی کتاب ستیارتھ پرکاش کس سلوک کے مستحق ہے آریہ بھوشن صفحہ ۴۹

رگوید اشٹک اول ادھیائے ۴ ورگ ۱۰ منتر ۸ کا ترجمہ سوامی دیانند صاحب یہ کرتے ہیں۔ ہے بیچارا لوگ سب کو جاننے والے ایشور جو ناستک ڈاکو۔ چور۔ بشواس گھاتی مورکھ۔ وشے پیٹ ہنسا آدی اتم کرموں میں بگھن ڈالنے والے ویدوں کے ورودھی انارید منش ہیں۔ ان سب دشٹوں کو مول سمیت نشٹ کردو۔

(ترجمہ) اے عالم کل ایشور جو لوگ دھریہ۔ ڈاکو۔ چور خود غرض ان پڑھ۔ اسیر حرص۔ شکاری اعلیٰ کاموں میں بگھن ڈالنے والے یا ویدوں کے برخلاف عقیدہ رکھنے والے انارید لوگ ہیں ان سب بُرے لوگوں کو جڑوں سمیت غرق کرو۔

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۵۰ پر سوامی دیانند صاحب لکھتے ہیں جن لوگوں نے برہمچریہ گرہست وان سنیاس نہ رکھا ہو ایسے لوگ یا تو ہمارا مذہب قبول کریں یا ہمارے غلام ہوکر رہیں"

مطلب۔ جن لوگوں نے اول مجرد رہنا اور اسکے بعد بیاہ کرنا اور بعد ازاں فقیر ہونا ان چہار مدارج کو طے نہ کیا ہو وہ یا تو ہمارا مذہب قبول کریں ورنہ ہمارے غلام ہوکر رہیں

پھر سوامی جی اسی کتاب کے صفحہ ۳۶۰ پر فرماتے ہیں جو ہم سے دویش اپریت شترتا رکھتا ہی تھا جس دشٹ سے ہم دویش کرتے ہیں ہے نیا کارن اسکے لئے سب اشبا دکھ دینے والی ہوں۔

مطلب۔ سوامی صاحب فرماتے ہیں جو لوگ ہم سے دشمنی کرتے ہیں یا جن لوگوں سے ہم دشمنی رکھتے ہیں اے انصاف کرنے والے خدا! ان کے لئے سب چیزیں دُکھ دینے والی ہی ہوں یعنی اگر وہ حساب کریں تو پہاڑوں میں گڑبڑ مچ جائے اور اگر پیٹ درد کے لئے دوائی کھائیں تو وہ بجائے بیماری کو کم کرنے کے زیادہ کرے اور اگر دھوپ سے بچاؤ کے لئے درخت وغیرہ کے سایہ میں بیٹھیں تو درخت بھی دھوپ ہی بنجائے اور اگر وہ بھوک رفع کرنے کے لئے روٹی کھائیں تو اس سے بھوک رفع نہ ہو اور اگر پیاس بجھانے کے لئے پانی پئیں تو اس سے پیاس نہ بجھے وغیرہ وغیرہ

اب ہم شری سوامی دیانند صاحب کی اس مذکورہ بالا تعلیم کو انکی اپنی ہی کسوٹی پر پرکھ کر دیکھتے ہیں جو انہوں نے ستیارتھ چودھویں سمولاس میں پیش کی ہے یعنے جس طرح دوسرے لوگ اگر تم سے دشمنی کریں تو وہ تم کو بُرے معلوم ہوتے ہیں اسی طرح اگر تم ان سے دشمنی کرو تو تم ان کو بُرے معلوم ہوگے پس دشمنی کی بنا پر دوسروں کو قتل کرنا اور بُرا جاننا یہ موذی لوگوں کا کام ہے کیونکہ یہ سخت طرفداری اور خود غرضی کی تعلیم ہے اور جس کتاب میں یہ لکھا ہو کہ جو تمہارے مذہب کو نہ مانے اسے قتل و غرق کردو۔ یہ تعلیم کوئیں میں ڈالنے کے قابل ہے" اب ہم خود اپنی زبان سے کچھ نہیں کہتے سوامی دیانند صاحب کی اپنی ہی پیش کردہ کسوٹی پر سوامی صاحب کی یہ تعلیم کس سلوک کے مستحق ہے پس پرکھیا تھا۔ مدمقابل پنڈت مینا ناتھ مناظر آریہ اسقدر سٹ پٹایا کہ جس کا کوئی حد و حساب نہیں اور پہٹ سے یہ کہدیا کہ تمہارے پاس اصلی دیانند صاحب کا بھاش نہیں ہے تم سُنی سنائی باتیں کہہ رہے ہو۔ آریہ مناظر کا یہ کہنا تھا کہ ہمنے فوراً سوامی دیانند کے بھاش پر نشان لگاکر آریہ پنڈت کے پاس بھیجدیا آریہ پنڈت سوامی دیانند کے بھاش کو دیکھکر سخت سٹ پٹایا مگر کیا کرسکتا تھا نگاہ حیرت ڈالکر دنگ رہگیا ہمنے کہا پنڈت صاحب ابھی گھبرائیے نہیں ذرا اور آگے چلئے۔ سوامی دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش صفحہ ۵۹ پر فرماتے ہیں کہ:

"جو شخص وید اور وید کو ماننے والے لوگوں کی بنائی ہوئی کتابوں کو نہیں مانتا اس [illegible] ذات اور جماعت اور ملک سے باہر [illegible]

پھر ستیارتھ صفحہ [illegible] پر سوامی صاحب فرماتے ہیں:۔

"جو ویدوں اور شاستروں کو نہ مانے اسکو ذات سے خارج کردیں"

پھر ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۴۷ پر سوامی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"اور جو خواہ سب سے بڑا کر صاحب وسیلہ نہایت طاقتور اور صاحب ریاست ہو تو بھی اسکی بربادی تنزل اور تخریب میں لگا رہے یعنے جہانتک ہوسکے وہانتک انکی طاقت گھٹائے"

اب ہم اسپر کچھ نہیں کہتے سوامی دیانند نے اسی کتاب یعنی ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۴ سمولاس میں ہی یہ لکھا ہے۔ کہ جس طرح دوسرے لوگ اگر تم سے دشمنی کریں تو وہ تمکو بُرے لگتے ہیں اسی طرح اگر تم ان سے دشمنی کروگے تو ان کو برے لگوگے پس دشمنی کی بنا پر دوسروں کو قتل کرنا یہ موذی لوگوں کا کام ہے کیونکہ یہ سخت طرفداری اور خود غرضی کی تعلیم ہے پھر آگے چلکر لکھتے ہیں۔ جس کتاب میں یہ لکھا ہو کہ جو تمہارے مذہب کو نہ مانے اسے قتل و غرق کردو یہ تعلیم کوئیں میں ڈالنے

کے قابل ہے اب ہم اس پر کچھ نہیں کہتے کوئی حاشیہ نہیں چڑھاتے صرف اسقدر ہی عرض کرتے ہیں کہ سوامی جی کے اپنی ہی پیش کردہ کسوٹی کے مطابق سوامی جی کی اپنی ہی یہ تعلیم کس سلوک کی مستحق ہے۔ بس پھر کیا تھا آریہ پنڈت نے ہزار زور لگایا لاکھ ہاتھ پاؤں مارے مگر اس کڑی گردنت سے اسکا نکلنا بہت مشکل تھا اور بوڑھے سے لیکر بچے تک سب اس امر کو کماحقہ تسلیم کر گئے کہ آریہ مناظر قطعاً کوئی جواب نہیں دے سکا اور آریوں میں عام طور پر یہ مشہور ہو گیا کہ کوئی سناتنی پنڈت خاکسار اڈیٹر نور کی مدد دیتا ہے حالانکہ کلاسوالہ کے رہنے والے دوست اور میرے ساتھی اس امر کو کماحقہ جانتے ہیں کہ میرے کلاس والہ میں کسی سناتنی پنڈت سے کوئی بات چیت نہیں کی مدد وغیرہ کا دینا دلانا تو الگ رہا۔ آریہ پنڈتوں کو یہ کیوں خیال پیدا ہوا۔ اسلئے کہ انہوں نے دیکھ لیا کہ گھر کے بھیدی کے سوا دوسرا کوئی ایسے زبردست اعتراضات نہیں پیش کر سکتا چنانچہ دوسرے روز آریہ صاحبان نے اپنی مدد کے لئے ایک سناتنی پنڈت کو لیا مگر سناتنی پنڈت کی اعانت کے باوجود بھی ہمارے آریہ دوستوں کو پہلے دن کی نسبت بہت زیادہ نیچا دیکھنا پڑا۔ اس روز جو بحث ہوئی وہ انشاء اللہ دوسرے پرچہ میں درج کیجائے گی اور وہ بحث اس سے بھی زیادہ دلچسپ ہوگی ؛

KHILAFAT LIBRARY

شذرات

انگلستان اور ہندوستان کے اخبارات

زندہ اقوام میں اخبارات زندگی کی علامت سمجھی جاتی ہے اور وہ ہر ممکن سے ممکن ذریعہ سے اپنے اخبارات کی اعانت کرنا اپنا فرض اولیٰ سمجھتے ہیں۔

لنڈن کا اخبار مارننگ پوسٹ لکھتا ہے کہ وزیر اعظم نے یونیمیٹ وار کمیٹی کے سامنے اس بات کی حمایت میں کہ اخبارات کے مالک وزارت میں لے لئے گئے ہیں یعنے وزیر مقرر کئے گئے ہیں ایک طویل تقریر کی اسکے بعد کمیٹی نے وزیر اعظم کے حق میں شکریہ کا ایک ووٹ پاس کیا انگلستان میں اخبارات کو جو رسوخ حاصل ہے اسکا عشر عشیر بھی ہندوستان کے اخبارات کو حاصل نہیں ہے اور ہندوستان کے اخبارات اور خصوصاً ورنیکلر عنصر جس کس مپرسی کی حالت میں دم توڑ رہا ہے وہ اظہر من الشمس ہے ہندوستان کی پبلک اخبارات کی سرپرستی کرنا کوئی ضروری نہیں سمجھتی اور اس غنا رمیں پبلک اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑا چلا رہی ہے کیونکہ فی زمانہ زندہ قوم وہی ہے جس کے اخبارات زندہ ہیں لہٰذا جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اپنی زندگی کی فکر کرنی چاہیئے۔

عیسائی مذہب کسطرح پھیل رہا ہے

عیسائی کس سرگرمی سے احاطہ ولی میں کام کر رہے ہیں وہ ان کی پرائیویٹ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۸½ مہینوں میں ۶۸۵ نئے عیسائی بنائے گئے۔ دہلی ڈسٹرکٹ میں کل مسیحی میتھوڈسٹ مشن سے تعلق رکھتے ہیں" گویا یہ کام صرف ایک مشن کا ہے بہر حال ہے کہ دہلی ڈسٹرکٹ میں اس مشن کی طرف سے ۶۴ پرچارک اور ۷۳ پرچار کائیں ہیں خاص دہلی میں ۱۰ پرچارک و تین والنٹیر ہیں۔ اس کام کی خاطر مشن کالج کے پروفیسروں نے پروفیسری چھوڑ دی گرجے چھوڑ دئے۔ آؤ اب ہم ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈالکر دیکھیں کہ ہماری دوڑ کسی سمت ہے اور پھر ہم سمجھتے ہیں کہ ہم بہت کچھ کر رہے ہیں حالانکہ ہمارا یہ فرض ہے کہ اس صداقت سے جس سے ہم مستفیض ہوئے ہمارے دل میں یہ تڑپ ہونی چاہیئے کہ جبتک ہم دوسروں کو اس سے مستفیض نہ کرلیں چین کی نیند نہ سوئیں۔ خدا جانے ہم کب اپنے فرض کو پہچانینگے۔

آریہ شدھی میں وگھن کہاں پڑتا ہے

ہندوؤں کی کسی جماعت میں بھی غیر مذاہب کے آدمیوں کو جذب کرنے کی طاقت نہیں آریہ سماجی حضرات نے شدھی کو رواج دینے کی تو کوشش کی لیکن سوائے کسی شدھ ہوئے شخص کے ہاتھ سماج مندر میں لڈو کھانے کے وہ اسے اپنی سوسائٹی میں کوئی حق نہیں دے سکتے مہاشہ دھرمپال جی لے کو آریہ سماجیوں نے شدھ کیا لیکن جب وہ شادی کرنے لگے۔ تو چھوٹے سے لیکر بڑے آریہ سماجی تک سب کے ہندوانہ جذبات جاگ اٹھے اور ہر طرف سے آوازیں بلند ہونے لگیں کہ ایک ہندو کنیا کے ساتھ جنم کے مسلمان کا بیاہ انرتھ ہے اور کوئی ہندو بچہ اسے گوارا نہیں کر سکتا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ شادی ہوتے ہوتے رک گئی ایسا ہی ایک دو اور اشخاص کے ساتھ جو مسلمانوں اور عیسائیوں سے آریہ سماج میں آئے تھے سلوک ہوا۔ اور انکو واپس اپنے اپنے مذاہب کی ہی شرن لینی پڑی حال ہی میں ایک مہاشہ ستیہ دیو نے جو پہلے مسلمان تھے اور مدتوں سے آریہ سماج کے پرچارک ہیں ایک ہندو عورت کے ساتھ جس کے خاوند نے اس سے قطع تعلق کر لیا ہوا ہے شادی کر لی حالانکہ ستیارتھ پرکاش میں سوامی دیانند جی نے اس قسم کے قطع تعلق کی اجازت دی ہوئی ہے لیکن اس موقعہ پر آریہ سماجیوں کے ہندوانہ جذبات بھڑک اٹھے ہیں اور اب چاروں طرف سے انکو برا بھلا کہا جا رہا ہے اور اس شادی پر سخت حقارت کا اظہار کیا جا رہا ہے اور بعض آریہ سماجی اخبارات لکھ رہے ہیں کہ جس نے شادی کی غرض سے آنا ہو وہ میٹک آریہ سماج میں نہ آئے یعنے جس نے ہمیشہ دھرمپال کی طرح برہمچاری رہنا ہو یا سنیاسی بننا ہو وہ آریہ سماج میں آئے لیکن گرہست کے خواہشمند تکلیف نہ کریں غرضیکہ شدھی میں شادی وگھن ڈالتی ہے اس وگھن کی موجودگی میں امید نہیں کہ شدھی کی تحریک کو ابد تک کامیابی کا منہ دیکھنا نصیب ہو۔ اور نہ ہی اس وگھن کے جب تک آریہ سماج ویدوں اور شاستروں کی پیروی کا دم بھرتا ہے ٹلنے کی کوئی امید ہو سکتی ہے۔ (لائل گزٹ)

سکھ صاحبان بھی مساوات دینے کو تیار نہیں

آریہ صاحبان کا حال تو آپ نے ملاحظہ فرمالیا۔ اب سکھ صاحبان کے متعلق سردار جوہد سنگھ صاحب ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر خالصہ ہائی سکول لائلپور خالصہ اخبار بابت ۸ مارچ میں لکھتے ہیں کہ:۔

"اور خیال یہ تھا کہ چند سالوں میں گوردوارہ کے حکم کے مطابق روٹی بیٹی کی سانجھ ٹھیک طور پر خالصہ جی میں رواج حاصل کر جائیگی مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ گذشتہ دو تین سالوں سے کچھ الٹی رو چل پڑی ہے جبکہ سناتن دھرمی بھائی اور انکے برہمن لیڈر پلیٹ فارموں سے پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ ہندوؤں کی ترقی تب ہی ہوگی جبکہ ذات پات کا تفرقہ مٹا دیا جائیگا حیرانی کی بات ہے کہ سکھوں میں عین گورو صاحبان کے اصولوں کے الٹ یہ تحریک شروع ہو کہ سکھوں کے لئے فرقہ بندی فائدہ مند ہے"

اسپر ہماری کسی حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں ہے یہ امر واقعہ ہے اور دنیا پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ اگر مساوات کہیں مل سکتی ہے اور سوشل حالت کا بہترین نمونہ ملتا ہے تو صرف اسلام میں اگر کوئی سوسائٹی نو وارد کو اپنے گورشت کا پوت سمجھ سکتی ہے تو وہ صرف مسلم سوسائٹی ہی ہے اسلئے اگر کوئی رتبہ مساوات کی جویاں اور حق کی دلدادہ ہو تو اسکو سکینت اور اطمینان صرف اسلام میں ہی ملیگا اگرچہ بعض نام کے مسلمان اپنے ہمسایہ اقوام سے کرایہ کی شرافت خرید کر برہمن ازم کی پٹڑی اسلام کی شاہ راہ میں بنانا چاہتے ہیں مگر انکو سوائے ناکامی اور نامرادی کے اور کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ کیونکہ دنیا کی کوئی طاقت اسلام کے اس ماٹو کو اکرمکم عند اللہ اتقاکم کو مٹا نہیں سکتی اور جس نے مٹانے کی کوشش کی وہ خود مٹ گیا مگر اسکو نہ مٹا سکا۔

دعوی خدائی

چند سالوں سے رادھا سوامی مت پیدا ہوا اور عام طور پر لوگوں میں یہ مشہور تھا کہ رادھا سوامی مت میں خدا کی بھگتی اور معرفت کی تعلیم پائی جاتی ہے مگر اس مذہب کے بانی نے جو گرنتھ

سار بچن نامی تحریر فرمایا اسکے صفحہ ۴۸۳ و ۴۸۴ بچن ۲۶ کے شلوک ۱۵ تا ۱۸ و ۲۶ و ۳۱ میں آپ یہ لکھتے ہیں :-

جو تو پوچھے بھید ہمارا ✣ رہوں سبھی رب کرستارا
میں ہوں اگم نام رہایا ✣ رہوں موج میں ادھر سمایا
میرا بھید نہ کوئی پاوے ✣ میں ہی لکھوں تو لکھن مول آوے
تین لوک سے میں رہوں نیارا ✣ چار پانچ چھ میں نہ تارا
تین لوک بیاپک میں نہیں ✣ بوند اک میری یہاں رہی
اسی بوند کا شکل پسارا ✣ بید تاہیں کہے برہم اپارا

میں "اگم ہوں- میں انام ہوں- میرا بھید کوئی نہیں پا سکتا اس بھید کو اگر میں خود ہی لکھوں تو کہنے میں آئیگا تین لوک سے میں الگ ہوں اور تین لوک کے اندر نہیں یہ دعوٰی ہیں- جو آگرہ میں بیٹھے ہوئے ایک انسان کی زبان سے نکل رہے ہیں اور حیرت ہے کہ ایسے فرعونی دعووں کو وہ زبان سے نکالتا ہوا کچھ خوف نہیں کھاتا- "اگم" و "انام" دو ایسے خطاب ہیں کہ محض "ایشور" کے لئے ہی استعمال ہو سکتے ہیں- لیکن لالہ شنبدیال صاحب ان شبدوں کو اپنے لئے استعمال کرتے ہوئے صاف لکھتے ہیں کہ میں تین لوک سے الگ ہوں اور میرا بھید کوئی نہیں پا سکتا- کیا یہ خدائی کا صاف دعوٰے نہیں ہے-

پھر آپ اسی کتاب یعنی سار بچن کے ہدایت نامہ صفحہ ۳۹۷ سطر ۱۰ تا ۱۴ میں لکھتے ہیں- "سنتوں کی مہما (تعریف) بہت بھاری ہے خدا اور پرمیشور دونوں کو پیدا کرنے والے سنت ہیں اور انکی گت کرے دونوں نہیں جان سکتے"

ہم کس زبان سے رادھا سوامی مت کے بانی کی ادراک کی تعریف کریں آپ کیسے بھولے پن سے فرماتے ہیں کہ "خدا اور پرمیشور دونوں کو سنتوں نے پیدا کیا اور یہ دونوں یعنی خدا اور پرمیشور (گویا یہ دو الگ الگ ہستیاں ہیں) سنتوں کی تعریف کی نہیں جان سکتیں آجتک تو ہم یہی سنتے آئے تھے کہ خدا نے سب دنیا کو پیدا کیا اور خدا ہی خالق ہے مگر رادھا سوامی مت کا بانی یہ کہتا ہے کہ سنتوں نے خدا اور پرمیشور کو پیدا کیا اور لطف کی بات یہ ہے کہ سار بچن میں جہاں کہیں سنت کا لفظ آیا ہے اس سے مراد رادھا سوامی مت کے بانی لالہ شنبدیال صاحب سے ہے امید کہ بیسویں صدی کا یہ نیا فلسفہ کہ خدا اور پرمیشور کے پیدا کرنے والا سنت یعنی رادھا سوامی مت کا بانی ہے ترقی یافتہ ممالک میں خاص نگاہ سے دیکھا جائیگا- احمدی دوستو اغور کرو کہ تمہیں ابھی کام کرنے کی کسقدر ضرورت ہے دنیا کس طرح اندھیرے میں ہے کیا تم نہیں جانتے کہ دنیا اندھیرے سے نکلکر روشنی میں آئے کیا تم پسند کرتے ہو کہ ہستی باری تعالٰے پر اسطرح پھبتیاں اڑائی جائیں کیا تم چاہتے ہو کہ دنیا خالق کی بجائے مخلوق کی پوجا کرے خدارا اٹھو اور دنیا کو اندھیرے سے

نکالکر روشنی میں لاؤ-

گھنگھور گھٹا کی افق پر سفید دھاریاں

پچھلے دنوں حسب ذیل احباب کرام نے نور سے عملی محبت کا ثبوت دیا حضرت میر حامد شاہ صاحب جنہیں نور سے خاص اُنس ہے ۲ خریدار

میاں عبدالسلام صاحب جو مدرسہ احمدیہ کے ایک غریب طالب علم ہیں اور آجکل چھاؤنی پشاور میں ملازم ہیں بجائے ۸ عدد کے للعہ نور کا چندہ دیا- جزاک اللہ احسن الجزاء- عہ جناب شیخ منظور علیصاحب سب انسپکٹر پولیس جونور کے پرانے خریدار ہیں عہ اعانت نور مولوی غلام حسین صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس نے اپنے عزیز بھائی محمد حسین طالب علم بی اے کی تحریک سے ۳ خریدار منشی محمد دین صاحب پٹواری نہر چار اخبار کے خریدار ۳ ششماہی کے لئے اور ایک سال کے لئے اور سوا لکھمری بادانانک کے ۵ خریدار اللہ تعالٰی منشی صاحب مکرم کو جزائے خیر دے- اگر منشی صاحب جیسے چند ایک خریدار علمی پیدا ہو جائیں تو ہمارے مشکلات بہت جلد رفع ہو سکتے ہیں- کیپٹن ڈاکٹر حبیب اللہ شاہ صاحب آئی ایم- ایس جو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ان ہونہار طالب علموں سے ہیں کہ جن پر سکول جسقدر بھی فخر کرے کم ہے جو خاکسار ایڈیٹر نور کے پرانے ہمدرد اور خیر خواہ ہیں اعانت نور میں ۱۰ روپے دیئے اور آئندہ اعانت کرنیکا وعدہ فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ آپکا جب دل چاہا کرے بدوں کسی اطلاع کے میرے نام وی پی بھیجدیا کریں- اللہ تعالٰے شاہ صاحب کو جزائے خیر دے اور انہیں حسنات دارین کا وارث بنائے ایکی دفعہ صرف چھ خریداروں نے اپنے فرض کو ادا کیا- دوست اگر چاہتے ہیں کہ تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کرنے والا اکیلا اخبار نور زندہ رہے- تو اس سے بڑھ کر نور پر اور کوئی کڑا وقت نہیں آئیگا- آپ اس ارشے وقت میں نور کی اعانت کے لئے اپنے ہاتھ بڑھائیں ورنہ بعد کی ہمدردی کسی کام نہیں آئے گی-

ایک آریہ کا دوسرے آریوں کو چیلنج

مہتہ رادھا کشن صاحب جو کالج پارٹی کے سرگرم ممبر ہیں- اور جنھوں نے ستیارتھ پرکاش کا اردو ترجمہ بھی کیا تھا- آپ پرکاش میں لکھتے ہیں کہ سچ کو قبول کرنے اور جھوٹ کو چھوڑنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے-

قریب چوتھائی صدی کا عرصہ ہوا کہ مانس کی آڑ میں ودیش کی اگنی کو پرچنڈ کیا گیا تھا کئی ایک ٹریکٹ مانس بھکشن کے خلاف نکلے ان سب کا جواب مندرجہ بالا عنوان کے نام سے سو صفحہ کے لگ بھگ کے رسالہ میں دیا گیا تھا جس کی تردید آج تک کسی سماج کے پہل اماری ودوان یا سنیاسی نے نہیں کی آپ پھر مانس کی آڑ میں اصول کو دکھلاوا رکھکر شخصیت پر جاتے ہیں اور سماج کے اس اندھ وشواسی گروہ میں جس میں تحقیقات اور مطالعہ کا مشن نہیں ودیش کی اگنی پرچنڈ کرتے ہیں- میں مانس بھکشن کو وید اور شاستر ورودھ نہیں سمجھتا- کیا آپ مجھے پرکاش میں اس مضمون کو لکھنے اور میرے خیالات پر اور پرمانوں کی تردید کے لئے دوسرو نکو جگہ دے سکتے ہیں؟

۶ مارچ ۱۹۱۸ء - رادھا کشن مہتہ از موضع پور ڈاکخانہ کبیر والہ ضلع ملتان

پرکاش نے بظاہر اس بحث میں پڑنے سے انکار کر دیا ہے دیکھیں دوسرے آریہ کیا جواب دیتے ہیں-

۳۶ ہزار میگھ اور آریہ سماج سیالکوٹ

یہ واقعہ ہماری آنکھوں کو وا کرنے کے لئے کافی سے بڑھکر عبرت کا تازیانہ ہے کہ اکیلی آریہ سماج سیالکوٹ اسوقت تک ۳۶ ہزار میگھوں کو اپنے ساتھ ملا چکی ہے حالانکہ یہ صریح ہمارا شکار تھے یہ امر مسلمہ ہے کہ آریہ سماج ان میگھوں کو مساوات قطعاً نہیں دے سکتا جس کوئیں سے ہندو پانی پئیں یہ میگھ اس کوئیں پر نہیں چڑھ سکتے اور میگھ آریہ سماج کے اس ناروا سلوک کو خصوصیت سے محسوس کر رہے ہیں ان کی کئی دردناک اپیلیں وقتاً فوقتاً آریہ اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں اگر مسلمان ذرا بھی توجہ کریں تو وہ بہت جلد انہیں جذب کر سکتے ہیں- مگر خدا جانے مسلمان کب ہوش کرینگے-

بدلتا ہی رنگ آسماں کیسے کیسے

ایک وقت تھا جبکہ مسز اینی بیسنٹ سیاسی معاملات سے کانوں پر ہاتھ دھرتی تھیں چنانچہ ایک دفعہ مسٹر گاندھی کو انہوں نے بہری مجلس میں ذلیل کروایا تھا مگر شہرت کی خواہشمند مس اینی بیسنٹ پر ایک وقت آیا جبکہ آپ سیاسی دوڑ میں مسٹر گاندھی اور تلک کو بھی بہت پیچھے چھوڑ گئیں اور اب آپ ہندو پبلک کو یہ سبز باغ دکھلا رہی ہیں کہ ایک جگت گورو آنے والا ہے اور اسکا ظہور ہو چکا ہے مس اینی بیسنٹ کو یاد رکھنا چاہئے کہ جس جگت گورو نے آنا تھا وہ آچکا جس جگت گورو کی پیشگوئیاں ہندو مسیح اور دیگر مذاہب میں کی گئی تھیں وہ خدا کا پیارا پیارے خدا کے حکم سے اپنے جاہ و جلال کے ساتھ قادیان کی پوتر بھومی میں نازل ہوا- اپنا جلال اور جمال دکھا کر دنیا کو نور کی طرف رہنمائی فرما کر اپنے پیارے خدا سے جا ملا مبارک ہے وہ انسان جو اس جگت گورو کی تعلیم سے مستفیض ہو کر اپنے پیارے خدا کو خوش کر کے حسنات دارین کا وارث بنے-

ان سات ہزار نو سو ساٹھ ٹریکٹوں کا کیا بنے گا

اے روشنی طبع تو بر من بلا شدی
سینے یہ خیال کر کے

KH... LIBRARY

کوئی شخص اپنے خیالات کی اشاعت کرنے کے لئے چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں سے بڑھکر اور کوئی عمدہ راہ نہیں ہو سکتی حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی پیشگوئی مسیح موعود کے متعلق گورو گرنتھ میں سما چھپوا یا۔ تاکہ دوست گورمکھی دان لوگوں میں اسے تقسیم کر کے اس خدا کے پیارے بھگت کے ظہور سے اطلاع دیں۔ جس کے متعلق حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے پیشگوئی کی تھی ماہ فروری میں ہمنے لکھا تھا کہ ۸ ہزار ٹریکٹوں کا قصہ ہمارے دفتر میں پڑا ہے جس پر اس قحط سالی کے زمانہ میں جبکہ کاغذ شدید گراں ہے میرا معقول خرچ آیا ہے اسوقت صرف مستری غلام نبی صاحب نے ایک روپیہ کے چالیس ٹریکٹ خریدے باقی ۷۹۶۰ ٹریکٹوں کا ڈھیر دفتر میں لگا ہے چاہئے تھا کہ ایسا مفید ٹریکٹ لاکھوں کی تعداد میں تقسیم کیا جاتا مگر آٹھ ہزار کا نکلنا بھی مشکل نظر آرہا ہے تقریباً تین ماہ میں بصد دقت چالیس ٹریکٹ فروخت ہوئے۔ گویا اس حساب سے ہمیں پچاس سال میں آٹھ ہزار ٹریکٹ فروخت ہونگے افسوس کیا ہماری جماعت میں دو صد بھی ایسے آدمی نہیں ہیں جو ایک ایک روپیہ کے ٹریکٹ خرید لیں اور گورمکھی دانا پبلک میں تقسیم کر کے حضرت مسیح موعود کی آمد کی پیشگوئی سے ان لوگوں کو خبردار کر کے ثواب دارین حاصل کریں میں دیکھ رہا ہوں کہ کسقدر نیک ارواح اس کام میں میرا ہاتھ بٹا رہی ہیں۔

مسافر آگرہ کا رونا

مسافر آگرہ اپنے ۱۲ مارچ کے اخبار میں لکھتا ہے کہ آریہ سماج کا دیو ہے اور وہ بآواز دہل پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ ؎

نقارہ دھرم کا بجتا ہے آئے جسکا جی چاہے
صداقت وید اقدس آزمائے جسکا جی چاہے

لیکن اگر ہم ذرا سنجیدگی کے ساتھ اس سوال پر غور و خوض کریں کہ رشی کی مرتبہ کے بعد آریہ سماج نے ویدوں کے پرچار کا حقیقی معنوں میں کہاں تک کام کیا ہے تو ہمیں اعتراف کرنا ہوگا کہ آریہ سماج نے اس پر ہوئیں نہایت سہل انگاری یا غفلت سے کام لیا ہے دعوت تو ہم ساری دنیا کو دے رہے ہیں اور ہیضج چیخ کر دے رہے ہیں لیکن ہمارے گھر کی کیا حالت ہے یہ کہ ہم خود اس نعمت غیر مترقبہ سے محروم ہیں۔ جس کے لئے ہم دنیا کو بلاتے پھرتے ہیں یہ ایک بہت سادہ مارن سی بات ہے کہ اگر ہم ویدوں کی اشاعت سرد سادھارن میں چلاتے رہیں تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم سرد سادھارن کے ہاتھوں میں ویدوں کا بھاشیہ عام فہم زبان میں رکھیں۔

نوٹ گو ہم پہلے دیتے ہیں کہ آریہ سماج ہرگز ویدوں کا ترجمہ اردو وغیرہ میں نہیں کرے گی آریہ سماج پہلے ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ کر کے کافی تجربہ حاصل کر چکی ہے پچھلے دنوں ریل گاڑی میں ایک آریہ لیڈر سے بات چیت کرنیکا اتفاق ہوا۔ اس نے صاف کہدیا کہ ہم پہلے ستیارتھ پرکاش کا اردو ترجمہ کر کے تجربہ کر چکے ہیں اسلئے ہم ویدوں کا ترجمہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔

ویدوں کا ترجمہ کرنے والا آریہ سماج میں کوئی بھی نہیں

اسی اخبار میں دوسری جگہ مسافر آگرہ کا ایڈیٹر یہ لکھتا ہے کہ ؎

مدت سے لوگوں کا خیال تھا کہ آریہ سماج کی یہ کمی گرو کل کی مقدس تحریک پوری کرے گی لیکن جو حالات اسوقت ہمارے سامنے ہیں ان سے ہمیں کامیابی کی صورت نظر نہیں آتی۔"

پھر آگے چلکر یہی اخبار لکھتا ہے کہ :-

یہ ایک بڑا مشکل سوال ہے اور اسکا حل آسان نہیں ہے بھلا جب آریہ سماج میں سمپورن ویدوں کا ایک بھی گیانا موجود نہیں ہے تو اسکا بھاشیہ کیسے ہو اور اسکی اشاعت کیسے؟

اب ہم حیران ہیں کہ وہ لوگ جو اپنی مذہبی کتاب کا ترجمہ کرنے کے لئے تیار نہیں اور انمیں کوئی بھی ویدوں کے جاننے والا نہیں وہ کس طرح اور کیسے قرآن مجید پر اعتراض کر سکتے ہیں ان لوگوں کو چاہئے کہ پہلے چاند پر ہول ڈالنے کے ذرا اپنی آنکھوں کو صاف کریں ہم آریہ دوستوں کو دوستانہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ فرضی مذہبی نکتہ چینی کی بجائے ویدوں کو پڑھنے اور اسکی اشاعت کے درپے ہوں اور ہمارا خیال ہے۔ کہ آریہ لوگ جب ویدوں کو غور سے پڑھینگے بدوں ہماری کسی تحریک کے اسلام کا دروازہ کھٹ کھٹائینگے۔

ناچنے والا درخت

مسافر آگرہ کا ایڈیٹر لکھتا ہے کہ اسکے بعد ڈاکٹر بوس نے ہمیں اپنے باغیچہ میں لیجا کر کئی ایک پودے دکھلائے جن میں عجیب و غریب خاصیت تھی انمیں ایک پودا ایسا تھا جو تالی بجانے سے ناچنے لگتا تھا۔ مسافر آگرہ کے ایڈیٹر کو یہ لکھنا بھول گیا کہ ڈاکٹر بوس بھی درختوں میں روح مانتے ہیں اور رشی سوامی دیانند ہی ستیارتھ پرکاش وغیرہ میں درختوں میں روح ماننے میں فرق صرف اسقدر ہے کہ سوامی دیانند جی مہاراج جیو تتیا کو برا سمجھتے ہوئے اپنی رہائش کے لئے درختوں پر کلہاڑا چلانا ضروری سمجھتے ہیں اور ڈاکٹر بوس جیو تتیا کو اس لائق نہیں سمجھتے۔

کسی کے عقائد کی تردید کرنا گناہ ہے

ڈاکٹر گوکل چند صاحب نارنگ بیرسٹر ایٹ لاجو آریہ سماج کے ایک رکن ہیں آریہ گزٹ لاہور میں لکھتے ہیں کہ خواہ مخواہ کسی کا دل دکھانا یا کسی کے مذہب کی توہین کرنا یا کسی کے عقائد کی تردید کرنا صرف نامناسب ہی نہیں بلکہ میری رائے میں ایک گناہ ہے جس کی تلافی مشکل ہے مگر کیا ڈاکٹر صاحب ستیارتھ پرکاش کا تیرھواں اور چودھواں باب مخفی ہے اور اسکے متعلق ڈاکٹر صاحب کی کیا رائے ہے؟

شہ بر مسلمان

یہ خطاب ہے جو مسافر آگرہ کے ایڈیٹر نے اپنے ۱۵ مارچ کے اخبار کے صفحہ کے پہلے کالم کی آخری سطور میں مسلمانوں کو دیا ہے کیوں اسلئے کہ مسافر آگرہ کے ایڈیٹر نے اپنی عادت کے مطابق کلکتہ میں مسلمانوں کا دل دکھانے کے لئے قرآن مجید پر بیباکانہ حملات کئے اور مسلمانوں نے بحث کے لئے وقت مانگا اسلئے وہ شریہ بنگئے مگر ابتدا کرنے والا کیا بتا اسکے لئے ہم کچھ نہیں کہتے اسکے بڑے بھائی پرکاش کا نوٹ درج کرتے ہیں جو ۲۷ پھاگن کے اخبار میں دیا ہے۔

ڈاکٹر لکھشیمدت ایڈیٹر مسافر آگرہ آریہ کمار سبھا رنگون کے جلسہ میں شریک ہونے کے لئے وہاں گئے۔ رنگون کے ڈسٹرکٹ نے ان کے نام نوٹس جاری کر دیا کہ کیوں نہ تم سے ضمانت لیجائے کہ جبتک تم برما میں ہو تم اسلام مسلمانوں یا قرآن کے خلاف کچھ بھی نہ کہو گے ڈاکٹر صاحب بمعہ اپنے وکیل مسٹر ہلکر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوئے اور انہوں نے تحریر لکھدی کہ وہ اپنے دیا کھیانوں میں اسلام کا کوئی ذکر نہ کرینگے"

اب سمجھ لو کہ درحقیقت شریر کون تھا؟ ہم کچھ نہیں کہتے۔

نیوگ کے متعلق مہاتما منشی رام کی آواز اور اسکے متعلق آریہ سنیاسی نیوگانند کا جواب

پچھلے دنوں مہاتما منشی رام حال سوامی شردھانند جی نے ایک کتاب لکھی جس میں آپنے نیوگ کو سناتنیوں کے گلے مڑھنے کی کوشش کی تھی مگر پرکاش پارٹی کی طرف سے جو جلسہ گذشتہ دنوں لاہور میں ہوا۔ ایک شخص نے نیوگ کے متعلق مہاتما منشی رام کی پوزیشن بیان کی تو اسپر سوامی منشورانند نے یہ کہا کہ سوامی شردھانند جی ہمارے گورو نہیں ہیں کہ ہم ان کی بات کے لئے جوابدہ ہوں۔ اس پوزیشن کا جواب ان سے مانگو ہم سے کیوں پوچھتے ہو ہم انکی پوزیشن کو غلط سمجھتے ہیں اور ہم نیوگ کو ایسا ہی سمجھتے ہیں جیسا کہ سوامی دیانند جی نے لکھا ہے بہت سے آریوں نے مہاتما منشی رام کو چیلنج بھی دے دیا ہے کہ وہ نیوگ کے متعلق بحث کرلیں کہ نیوگ ایک پوتر مسئلہ ہے جو محض آریہ لوگ ہی کر سکتے ہیں دیکھئے مہاتما منشی رام جی اسکا کیا جواب دیتے ہیں +

شان ایزدی

ایڈیٹر آریہ گزٹ بھی خاکسار ایڈیٹر نور کے لکھا شاجاننے یا نہ جاننے کے متعلق سوال کر سکتا ہے جو اپنے اسی اخبار میں لفظ قط کو قوط لکھتا ہے خاکسار ایڈیٹر نور بہاشا جانتا ہے یا نہیں اسکا جواب

KHALSA HIST. LIBRARY

گوشت کھانا ویدوں کے مطابق ہے

لالہ جیونداس صاحب جو پرکاش پارٹی کے لیڈر ہیں آریہ گزٹ ۹ چیت میں لکھتے ہیں:-

امرت دھارا والے پنڈت ٹھاکر دت جی ویدیہ نے آریہ گزٹ مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۲۶ء میں مانس کے ورودھ ایک مضمون چھاپا ہے جس میں انہوں نے مانس شبد کے پرسدھ ارتھ کو چھوڑ کر دوسرا تو ارتھ کی شرن لی ہے اور اسبات پر زور دیا ہے کہ ویدوں میں شبد کا جو ارتھ ہی لینا چاہئے پرسدھ ارتھ نہیں ہم پوچھتے ہیں۔ کہ گوشبد کا دھاتو ارتھ حرکت کرنے والا پدارتھ ہی پھر اسکا ارتھ بیل ہی اور گائے ہی کیوں کیا جاتا ہے بھینس۔ بکری آدمی جانور کا کیوں نہیں کہ وہ بھی گائے کی طرح حرکت کرنے والے جانور ہیں اسواسکے جو مانس شبد کا ارتھ من بھاتا پدارتھ وہ کرتے ہیں کیا مانس کھانے والوں کو مانس نہیں بھاتا ہے ضرور بھاتا ہے اور اسکو کھا کر وہ پرسن ہوتے ہیں اگر کوئی مانس کھانے والا مہمان انکے یہاں آجائے تو پریتی پوروک مانس پکا کر انکو کھلاتے ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ اس منتر میں مانس شبد کا ارتھ پرسدھ مانس کیوں نہ لیا جائے بس یہی بڑی دلیل پنڈت جی کی مانس کھانے کے ورودھ تھی سو کٹ گئی اب دیکھیں پنڈت جی کیا لکھتے ہیں۔ پنڈت کھیم کرن داس جی تری ویدی کا ارتھ تو چار کرنے کے لائق نہیں ہے کہ وہ اپنے ارتھ میں مانس شبد کا ارتھ اب لکھتے ہیں اور اس سے وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ مہمان کو کھلا کر کھلانے والا نگدیہ بات اوپر کے منتر میں سپشٹ کہی جا چکی ہے اور جو وہ آدھی گوم کا ارتھ آدھی اکرت جل کرتے ہیں اور ویدیہ جی اسکا ارتھ اس آدھی اکرت جل کا انکھ صاف پور جل بتاتے ہیں تو کیا جو جل ہم اور ویدیہ جی روزمرہ پیتے ہیں وہ صاف اور پوتر نہیں ہوتا ہے پھر اس جل کو منتر میں اتی سوادو بتایا ہے۔ کیا جل اتی سوادو ہوتا ہے اور کیا وہ ایسی چیز ہے جس کے لئے منتر میں یہ تاکید کی گئی ہے کہ اسکو انتہی سے پہلے ہرگز نہ کھائے۔

نگیات رہے کہ منتر زیر بحث سے آگے منتر ۹ و ۱۰ میں بھی اوک نام سے جل لکھا ہے پھر نا معلوم ان دو منتروں میں جل کا ذکر ہوتے ہوئے اس سے پہلے منتر زیر بحث میں جل کیوں لکھا گیا۔ اصل بات یہ ہے کہ تری ویدی جی اور ویدیہ جی دونوں کو آدھی گوم شبد کا ارتھ معلوم نہیں ہے سوا اسکے ویدیہ جی نے منتر کا ارتھ اس پرکار کیا ہوا اور من گھڑت لکھا ہے اعلے اعلے قسم کی عزیدار اشیاء بنائی جاویں جیسے آدمی گو کشیر اور سیوں کے کھانے والی من بھاتی اغذیہ جیسے موہن بھوگ وغیرہ ہیں انکو پہلے نہیں کھانا چاہئے اگر ویدیہ جی شدید شبد کا ارتھ لکھتے تو انکو اپنے ارتھ کے بے معنی ہونیکا پتہ لگ جاتا مگر لکھتے ہی کیسے؟ وہ سنسکرت کے وودان نہیں ہیں اگر تو ویدیہ کے وہے میں دخل دیتا ہی نہ چاہتے تھے۔ ماں کی دوائی یا اور جسمانی کی بابت بحث ہوتی تو دخل دینا مناسب تھا اگرچہ میں بھی سنسکرت کا ودوان نہیں ہوں مگر دونوں کی بات سمجھ کر اچھی طرح ادا کر سکتا ہوں جیسے دیکھئے منتر کا ارتھ جو میں نے اب نیچے کیا ہے اس پرکار (یت) جو (سواوبیہ) اتی سوادو (آدھی گوم) ملائی (وا) یا (کشیرم) دودھ (دا) یا (مانسم) مانس ہے (تت (یو) وہ ہی (ن اشنیات) نہ کھائے ارتھات یہ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو ضروری انتھی سے پہلے نہ کھانا چاہئے

میں نے جتنے پنڈتوں سے مانس شبد کی بابت وچار کیا ہے کسی نے بھی ویدیہ جیسا ارتھ نہیں کیا۔ کرتے کیسے؟ وہ ویدیہ جی کی طرح سنسکرت سے اچھک (ناواقف) نہیں ہیں مثلاً پنڈت رامچرام جی۔ پنڈت درگادت جی سوامی منگل ناتھ جی جو اکثر دھرمی کلیش پڑنے اور کبھی کبھی لاہور آکر رتن چند داڑھی والے کی سرائے کے اوپر پھوس کی کٹیا میں ٹھہرا کرتے ہیں۔ اور پنڈت سات ولیکر دی اتیادی

ہندوستانی قومیت پر حملہ اور ڈاکٹر نکسمید

ڈاکٹر لکشمیدت ایڈیٹر مسافر آگرہ دیپ پردان آریہ پرتی ندھی سبھا سنگت پراپت آریہ کمار سبھا رنگون کے انتسو پر تشریف لیگئے تھے اپنے سفر کا حال انہوں نے "مسافر" میں لکھنا شروع کیا ہے جب آگرہ سے چلنے لگے تو انہیں بتلایا گیا کہ کمبھ کی وجہ سے آجکل بھیڑ بہت ہے سفر میں سخت تکلیف ہوگی انکا وہاں پہنچنے لگا کہ اس تکلیف سے کیسے بچیں آخر کار ان کی یادداشت نے ان کی سہائتا کی انہیں یاد آیا کہ آریہ ڈائرکٹری میں ایک بار پڑھا تھا کہ اگر ریلوے سفر کی تکلیف سے بچنا چاہو۔ تو انگریزی ٹوپی پہن لیا کرو۔ ڈاکٹر صاحب کو یہ ترکیب ایسی پسند آئی کہ فوراً بازار جاکر ایک سیکنڈ ہینڈ ٹوپ خرید لائے چنانچہ یہ گیدڑ کا پدارتھ ماتھے میں لیکر ڈاکٹر صاحب انڈین سے یوروپین بنکے اور ریل کے اس کمرہ میں جا داخل ہوئے جو یوروپین مسافروں کے لئے مخصوص تھا انکو ایک یوروپین مسافر کو جگہ دینے کیلئے گارڈ نے اس کمرہ کے تمام مسافروں کو جگایا اور ایک مسافر کو یہاں تک کہا کہ تم ہندوستانی معلوم ہوتے ہو تمہاری رگوں میں انگریزی خون نظر نہیں آتا لیکن ڈاکٹر صاحب یہ سب کچھ سنتے رہے اور ان کی رگ حمیت نہ پھڑکی۔ ڈاکٹر صاحب کا اس وقت دل تو ضرور دھڑکتا رہا ہوگا کہ اب ہماری باری آئیگی اور ہم بھی عزت کے ساتھ نکالے جائینگے لیکن وہ کسی طرح بچ گئے۔

غرضیکہ ڈاکٹر صاحب نے ایک یا دو رات کی تکلیف سے بچنے کے لئے صرف تکمیدیل کو دھوکا دیا۔ بلکہ اپنی قومیت کو بھی آرام کے لئے قربان کر دیا اور تعجب یہ ہے کہ اس سارے واقعہ کو آپ نے بڑے فخر اور طمطراق کے ساتھ اخبار میں شائع کیا ہے اس داستان کو پڑھ کر جس آزردگی کا ہمیں محسوس کی ہے اسے ہم بیان نہیں کر سکتے۔ ایک آریہ اخبار کا ایڈیٹر جس نے اپنی قومیت پر مرمٹنے کے لئے سیکڑوں لیکھ لکھے ہونگے آریہ سماج کا ایک لیکچرار جس نے قوم کے نام پر اپیل کرتے ہوئے درجنوں بار چیرز لئے ہونگے اور شدھی آریہ پرتی ندھی سبھا کا آپ پر دھان ایک رات کے آرام کے لئے اپنی قومیت کو بیچ ڈالتا ہے۔ اگر ہم غلطی نہیں کرتے تو مولکر لکشمیدت نے ہی یہ بھجن بنایا ہوگا:-

دھرم کے نام پر پیار دو نہیں مرنا نہیں آتا
لہو سے کاسہ تقدیر کو بھرنا نہیں آتا
مسافر مرحبا صد مرحبا ہے تیری ہمت کو
دھرم کی راہ میں اور تجھے ڈرنا نہیں آتا

واہ رے "ودوز" آپ کا کیا کہنا دھرم کی راہ میں تجھے ڈرنا نہیں آتا۔ لیکن ایک رات کی تکلیف نہیں اٹھائی جا سکتی ایک رات کے آرام کے لئے تو آپ ہندوستانی سے یوروپین بن گئے اور اگر کسی اور مفاد کی صورت ہو تو شاید کیا کچھ نہ کر بیٹھیں اس ایک فعل سے ڈاکٹر صاحب نے اپنی جاتی کا جس قدر گورو بڑھایا ہے اسکے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں کسی نے سچ کہا ہے "وشیر تالین اور ہے شیر پنجتان اور" کہاں ایک طرف ہمارے شیر تالین جو ایک رات کی تکلیف بھی برداشت نہیں کر سکتے اور اسکے لئے اپنے اپنی قومیت تک کو جواب دیدیا اور کہاں وہ شیر نر جو خصموں کمرے کے اندر داخل ہو گئے اور یہ کہکر کہ ہم ہندوستانی ہیں اور ہمارا حق ہے کہ اس کمرے میں بیٹھیں ڈانٹنے پر پولیس نے دھکیاں دیں ان کی توہین بھی جوتے بھی پڑے لیکن انہوں نے اپنی قومیت کی شان میں فرق نہ آنے دیا۔ سچ ہے زبان سے کہہ دینا آسان ہے لیکن کر دکھانا مشکل ہے پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر لیکچر دینے اور سٹیج پر سے ہمارا کیا بگڑتا ہے

مسٹر گاندھی اور گائے

گاندھی کے پہلے اور گائے کے پہلے بھی حرف گ ہے اور گائے کے پہلے بھی حرف گ اس لئے اگر مسٹر گاندھی گائے کے لئے اپنے دل میں خاص درد رکھیں تو انہیں حق ہے مگر اس کے لئے انہیں عیسائیوں اور مسلمانوں کے خلاف اس قدر برافروختہ نہیں ہونا چاہئے تھا کہ وہ یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہندو مذہب عیسائی یا مسلمانوں کو بزور شمشیر بھی گاؤکشی چھوڑانے پر مجبور کرنے سے اغماض نہیں کریگا۔ مگر ہندو مذہب کے درخشندہ گوہر اور سنسکرت کے عالم بیدن مسٹر رومیش چندر دت

تحفہ لاثانی موسیائی کوہستانی

صاحبان کیوں اصلی موسیائی کے نہ ملنے سے مایوس ہو کوشش شرط ہے ہم نے بھی کئی روپیہ صرف کیا مگر آخر جویندہ یابندہ محض خدا کے فضل سے اصلی موسیائی مل گئی اب آپ بھی لو اور مفردات کی کتابوں کی کسوٹی پر پرکھو اور صاحب محیط اعظم جیسے حکیم کے قول کے بموجب شناخت کرو اور اپنے حکیموں اور طبیبوں کو دکھاؤ اگر موافق مفردات کی کسوٹی اور موافق قول صاحب محیط پاؤ تو نور علی نور ورنہ واپس

شناخت بقول صاحب محیط اصلی موسیائی گرمی پہنچانے سے نرم ہو جاتی ہے اس کے فوائد صاحب محیط یوں فرماتا ہے تمام بدن کے دردوں کو دور کرتی ہے سب قوتوں کی نگہبان ہے ارواح کی معاون مقوی دل مفرح قلب بلغمی درد دور کرتی ہے اور بلغمی ہوا خارج کرتی ہے ظاہری باطنی اعضا کی محافظ ہے تمام پٹھوں کی کمزوری کے لئے لاثانی ہے۔ مقوی باہ ضرب کے لئے اکسیر۔ چوٹ کے لئے تریاق فالج لقوہ کے لئے مسیحائی سوزاک اس کے ذریعہ کافور قطرہ قطرہ پیشاب کے لئے ضامن ہے۔ درد مفاصل دور کرے سینہ دھیپھرے کے لئے نہایت مفید موثر ہے جریان درد کمر کے لئے مجرب ناصور پرانے زخم برص نقرس عرق النساء کرم شکم ان امراض کے لئے موسیائی کما حقہ وجود فضل ربی ہے۔ منگواؤ امتحان آزماؤ قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ)۔

المشتہر

نظام جان عبد الرحمن کاغانی

قادیان ضلع گورداسپور

KHILAFAT LIBRARY

ضروری اطلاع

الحمد للہ کہ اب حضرت اقدس کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے دوست دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس مقدس وجود کو جلد سے جلد صحت کلی عطا فرماوے۔ یہ اخبار دوبارہ کرنے بعد خاکسار ایڈیٹر نور ڈیرہ اسمٰعیل خاں آریہ سماج سے مباحثہ کے لئے جا رہا ہے دوست دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ کامیاب کرے

قوت کی بے نظیر دوائی

یہ دوائی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ الہام اطلاع پاکر تیار کی یقیناً سمجھو کہ جس طرح کلام میں سے خدا کا کلام بے نظیر ہے اسی طرح دوائیوں میں سے یہ دوا بے نظیر ہے ہمیں اس دوائی پر اس قدر بھروسہ ہے اور اعتماد ہے کہ اگر چار روز کھانے سے کسی دوست کو فائدہ نہ ہو تو بیشک دوائی واپس کر دے قیمت واپس کر دی جائیگی باوجود نہایت قیمتی چیزوں کے اور تیاری کے لئے محنت شاقہ کے قیمت بیس گولیوں کی صرف ایک روپیہ (عہ)۔ ملنے کا پتہ۔ ع ہو معرفت مینجر اخبار نور قادیان۔

چندہ سالانہ **رفیق حیات** صرف ۱ جو کہ سال میں بارہ دفعہ شائع ہوتا ہے۔

نیم حکیموں کے پھندے سے رہائی دلانیوالا۔ مایوس مریضوں کی بھی ہمدردی کیساتھ مفت مشورہ دینے کے علاوہ طبی علوم پر تحقیقانہ بحث کرنے والا اخبار حکیم الادیان حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح اول کے مجربات صحیح طور پر درج کئے جاتے ہیں باوجود ان خوبیوں کے حسب خواہش نہ

نہایت ہی مفید مذہبی کتابیں

سوانح عمری باوا نانک۔ اس کتاب میں نہایت ہی وضاحت اور صراحت سے اس امر کو ظاہر و باہر کیا گیا ہے کہ حضرت باوا نانک راسخ الاعتقاد مسلمان اور ولی اللہ تھے سکھ مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے اور سکھ صاحبان میں تبلیغ کے واسطے اس سے بہتر اور کوئی کتاب نہیں ملیگی۔ قیمت مجلد ۱۴ر

فتح مسیحی اڈیٹر نور کا ایک زبردست آریہ پنڈت سے مباحثہ جس میں آریہ پنڈت کو اپنے منہ سے اپنی شکست فاش کا اقرار کرنا پڑا اور سکھ صاحبان نے گواہی دی۔ آریہ مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے نہایت ہی مفید کتاب ہے قیمت صرف ۴ر

گورو کی بانی ایک ایم۔ اے پروفیسر کے جواب میں کہ باوا صاحب ہندو مذہب سے دور اور اسلامی نور سے بھرپور ہیں اس کی خوبی اس سے ظاہر ہے کہ ہندوستان کے ۲۰ چوٹی کے اخبارات نے خاکسار اڈیٹر نور کے حق میں گواہی دی۔ قیمت صرف ۴ر

آریہ دھرم کا پول یہ رسالہ حقیقی معنوں میں آریہ دھرم کا پول ہے اس کی خوبی اسی سے ظاہر ہے کہ ایک سکھ سردار میونسپل کمشنر نے اس کی ۴۰۰ کاپیاں خرید کر مفت تقسیم کیں غرضیکہ قابل دید رسالہ ہے چند کاپیاں موجود ہیں قیمت ۲ر

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم یہ وہ معرکۃ الآرا کتاب ہے جس پر ہندوستان کے ۸ چوٹی کے اخبارات نے نہایت ہی عمدہ ریویوز کئے اور حضرت خلیفۃ المسیح اول نے فرمایا کہ یہ کتاب مجھے اسقدر پسند آئی کہ جبتک شروع سے لیکر آخر تک پڑھ نہیں لیا مجھے چین نہیں آیا۔ بھلا اس سے بڑھکر اور کیا گواہی ہو سکتی ہے صرف چند کاپیاں باقی ہیں قیمت ۱ر

کفارہ یہ بھی صاحبان کا ایک بنیادی مسئلہ ہے اس پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے کفارہ نامی معرکۃ الآرا رسالہ لکھا کہ از روئے منقول اور معقول عقیدہ کفارہ غلط ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول نے اس رسالہ کو بہت پسند فرمایا ہمارے پاس اس کی چند کاپیاں ہیں قیمت صرف ۳ر

شدھی کی اشاعت آریہ سماج کے مسئلہ شدھی پر یہ تیز روشنی ڈالی گئی ہے منقولی اور معقولی شہادتوں سے اس امر کو واضح کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کا یہ نیا مسئلہ شدھی غلط ہے قیمت صرف ۱ر

نیر اسلام ایک نومسلم عیسائی کی تصنیف ہے جس میں اس نے اپنے قبول اسلام کے رجحانات اور کیسی مذہب پر اسلام کی فضیلت اور برتری دکھائی گئی ہے قیمت ۵ر

دین الحق۔ احمدیت کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کے لئے نہایت ہی مفید کتاب ہے قیمت صرف ۸ر

بہارت پرکش آریہ مذہب کے متعلق نہایت ہی مفید کتاب ہے سچ ہے کہ مصنف نے دریا کو زہ میں بند کر دیا ہے قیمت صرف ۴ر

فتح پیروان ایک دہریہ کے جواب میں نہایت ہی مفید اور معرکۃ الآرا کتاب ہے دلچسپ نکات سے لبریز ہے قیمت ۶ر

تدبیر و تقدیر پر نہایت ہی معرکۃ الآرا مکالمہ ہے اس نازک مسئلہ پر اس قدر نازک خیالی سے کام لیا گیا ہے کہ بے اختیار واہ واہ کا لفظ منہ سے نکل جاتا ہے قیمت صرف ۶ر

ملنے کا پتہ

مینجر نور قادیان دارالامان

قادیان میگزین پریس میں شیخ محمد نصیب کے اہتمام سے چھپکر شیخ محمد یوسف کے لئے قادیان سے شائع ہوا۔